بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

منہاج نبوت پر اس سلسلہ کو آزمائیں اور پھر دیکھیں کہ حق کس کے ساتھ ہے

ہم وہی پیش کرتے ہیں جو نبیوں نے پیش کیا۔ نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ، عقلی دلائل یعنی موجودہ ضرورتیں جو مصلح کے لئے متدعی ہیں

اخبار الحکم کا لندن سے بابرکت اجراء

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 23 مارچ 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج 23/مارچ ہے اور یہ دن جماعت احمدیہ میں یوم مسیح موعود کے حوالے سے یاد کیا جاتا ہے۔ یوم مسیح موعود کے جلسے بھی جماعت اس دن کی مناسبت سے منعقد کرتی ہے۔ اس وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات پیش کروں گا جن میں آپ نے مسیح موعود کی بعثت کا مقصد اور ضرورت اور مقام بیان فرمایا ہے۔ آپ کے دعوے کے بعد نام نہاد مسلمان علماء نے عامۃ المسلمین کو آپ کے خلاف بھڑکانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا لیکن اللہ تعالیٰ کی تائید سے آپ کی جماعت ترقی کر رہی ہے اور نیک فطرت لوگ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدائی وعدوں کے مطابق اپنی آمد کا ذکر کرتے ہوئے اور یہ اعلان فرماتے ہوئے کہ میں ہی آنے والا مسیح موعود ہوں فرماتے ہیں کہ:

توحید حقیقی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عفت عزت اور حقانیت اور کتاب اللہ کے منجانب اللہ ہونے پر ظلم اور زور کی راہ سے حملے کئے گئے ہیں تو کیا خدا تعالیٰ کی غیرت کا تقاضا نہیں ہونا چاہئے کہ اس کاسر الصلیب کو نازل کرے؟ کیا خدا تعالیٰ اپنے وعدہ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ کو بھول گیا؟ یقیناً یاد رکھو کہ خدا کے وعدے سچے ہیں۔ اس نے اپنے وعدہ کے موافق دنیا میں ایک نذیر بھیجا ہے، دنیا نے اس کو قبول نہ کیا مگر خدا تعالیٰ اس کو ضرور قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کرے گا۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق مسیح موعود ہو کر آیا ہوں چاہو تو قبول کرو۔ چاہو تو رد کرو۔ مگر تمہارے رد کرنے سے کچھ نہ ہوگا۔ خدا تعالیٰ نے جو ارادہ فرمایا ہے وہ ہو کر رہے گا کیونکہ خدا تعالیٰ نے پہلے سے براہین میں فرما دیا ہے کہ صَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوۡلُہٗ وَکَانَ وَعۡدًا مَّفۡعُوۡلًا۔ یعنی اللہ اور اس کے رسول کی بات سچی نکلی اور خدا کا وعدہ پورا ہوا۔ پھر ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ:

منہاج نبوت پر اس سلسلہ کو آزمائیں اور پھر دیکھیں کہ حق کس کے ساتھ ہے۔ خیالی اصولوں اور تجویزوں سے کچھ نہیں بنتا اور نہ میں اپنی تصدیق خیالی باتوں سے کرتا ہوں میں اپنے دعوی کو منہاج نبوت کے معیار پر پیش کرتا ہوں پھر کیا وجہ ہے کہ اسی اصول پر اس کی سچائی کی آزمائش نہ کی جاوے۔ فرماتے ہیں کہ جو دل کھول کر میری باتیں سنیں گے میں یقین رکھتا ہوں کہ فائدہ اٹھاویں گے اور مان لیں گے لیکن جو دل میں بخل اور کینہ رکھتے ہیں ان کو میری باتیں کوئی فائدہ نہ پہنچا سکیں گی۔

فرمایا: ہر ایک طالب حق کا حق ہے کہ وہ ہم سے ہمارے دعویٰ کا ثبوت مانگے۔ اس کے لئے ہم وہی پیش کرتے ہیں جو نبیوں نے پیش کیا۔ نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ، عقلی دلائل یعنی موجودہ ضرورتیں جو مصلح کے لئے متدعی ہیں۔ پھر وہ نشانات جو خدا نے میرے ہاتھ پر ظاہر کئے، میں نے ایک نقشہ مرتب کر دیا ہے۔ اس میں ڈیڑھ سو کے قریب نشانات دیئے ہیں جن کے گواہ کروڑوں انسان ہیں۔ بیہودہ باتیں پیش کرنا سعادتمندی کا کام نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی لئے فرمایا تھا کہ وہ حکم ہو کر آئے گا۔ جن لوگوں کے دل میں شرارت ہوتی ہے وہ چونکہ ماننا نہیں چاہتے ہیں اس لئے بیہودہ حجتیں اور اعتراض پیش کرتے رہتے ہیں مگر وہ یاد رکھیں کہ آخر خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق زور آور حملوں سے میری سچائی ظاہر کرے گا۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر میں افترا کرتا تو وہ مجھے فی الفور ہلاک کر دیتا مگر میرا سارا کاروبار اسکا اپنا کاروبار ہے اور میں اسی کی طرف سے آیا ہوں

۔میری تکذیب اس کی تکذیب ہے اس لئے وہ خود میری سچائی ظاہر کر دے گا۔

اس بات کو مزید کھول کر بیان کرتے ہوئے کہ مسیح موعود کی تکذیب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب لازم آتی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ مسیح موعود کے انکار سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیوں تکذیب ہوتی ہے؟ اس طرح پر کہ آپ نے جو وعدہ کیا تھا کہ ہر صدی کے سر پر مجدد آئے گا وہ معاذ اللہ جھوٹا نکلا پھر آپ نے امامکم منکم فرمایا تھا وہ بھی معاذ اللہ غلط ہوا ہے اور آپ نے جو صلیبی فتنہ کے وقت ایک مسیح و مہدی کے آنے کی بشارت دی تھی وہ معاذ اللہ غلط نکلی کیونکہ فتنہ تو موجود ہو گیا مگر وہ آنے والا امام نہ آیا۔ اب ان باتوں کو جب کوئی تسلیم کرے گا عملی طور پر، تو کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکذب ٹھہرے گا یا نہیں؟

فرمایا میں قرآن و حدیث کا مصدق و مصداق ہوں۔ میں گمراہ نہیں بلکہ مہدی ہوں میں کافر نہیں بلکہ انا اول المؤمنین کا مصداق صحیح ہوں اور جو کچھ میں کہتا ہوں خدا نے مجھ پر ظاہر کیا کہ یہ سچ ہے۔ جس کو خدا پر یقین ہے جو قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق مانتا ہے اس کے لئے یہی حجت کافی ہے کہ میرے منہ سے سن کر خاموش ہو جائے لیکن جو دلیر اور بے باک ہے اس کا کیا علاج خدا خود اس کو سمجھائے گا۔

پس اگر ان لوگوں کے دل میں بخل اور ضد نہیں تو میری باتیں سنیں اور میرے پیچھے ہو لیں پھر دیکھیں کہ کیا خدا تعالیٰ ان کو تاریکی میں چھوڑتا ہے یا نور کی طرف لے جاتا ہے؟ میں یقین رکھتا ہوں کہ جو صبر اور صدق دل سے میرے پیچھے آتا ہے وہ ہلاک نہ کیا جاوے گا بلکہ وہ اسی زندگی سے حصہ لے گا جس کو کبھی فنا نہیں۔ فرمایا: جس کا دل صاف ہے اور خدا ترسی اس میں ہے اس کے سامنے دوبارہ آنے کے متعلق حضرت عیسیٰ کا فیصلہ پیش کرتا ہوں وہ مجھے سمجھائے کہ یہودیوں کے سوال کے جواب میں کہ مسیح سے پہلے ایلیا کا آنا ضروری ہے جو کچھ مسیح نے کہا وہ صحیح ہے یا نہیں؟

آپ فرماتے ہیں کہ مسیح یہ کہتے ہیں کہ آنے والا یہی یوحنا ہے چاہو تو اسے قبول کرو۔ ایک مؤمن جو خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے اور جانتا ہے کہ خدا کے فرستادے کس طرح آتے ہیں وہ یقین کرے گا کہ مسیح نے جو کچھ کہا اور کیا وہی صحیح اور درست ہے۔ فرمایا: اس وقت وہی معاملہ ہے یا کچھ اور ہے۔ بتاؤ؟ اگر خدا کا خوف ہو تو پھر بدن کانپ جاوے یہ کہنے کی جرأت کرتے ہوئے کہ یہ دعویٰ جھوٹا ہے۔ افسوس اور حسرت کی جگہ ہے کہ ان لوگوں میں اتنا بھی ایمان نہیں جتنا کہ اس شخص کا تھا جو فرعون کی قوم میں سے تھا اور جس نے یہ کہا اگر یہ کاذب ہے تو خود ہلاک ہو جائے گا۔ میری نسبت اگر تقویٰ سے کام لیا جاتا تو اتنا ہی کہہ دیتے اور دیکھتے کہ کیا خدا تعالیٰ میری تائیدیں اور نصرتیں کر رہا ہے یا میرے سلسلہ کو مٹا رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آج بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ ایک آواز جو ایک چھوٹی سی بستی سے اٹھی تھی دنیا کے 210 ملکوں میں پھیلی ہوئی ہے اور یہی آپ کی سچائی کی دلیل بھی ہے۔ دور دراز کے علاقے جہاں تیس چالیس سال پہلے تک بھی احمدیت کے پہنچنے کا تصور نہیں تھا، نہ صرف وہاں پیغام پہنچا ہے بلکہ ایسے پختہ ایمان والے اللہ تعالیٰ پیدا فرما رہا ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔ ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔

بینن میں 2012 میں ایک جماعت قائم ہوئی تھی۔ وہاں ابراہیم صاحب نے احمدیت قبول کی۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد اخلاص و وفا میں بہت ترقی کی اور اپنے رشتہ داروں کو تبلیغ کرنی شروع کی۔ ان کے بھائی نے ان کی تبلیغ سے تنگ آ کر ان سے لڑائی کرنی شروع کر دی لیکن یہ تبلیغ کرتے رہے۔ اور ان کی کوششوں سے ارد گرد کے تین گاؤں احمدیت میں شامل ہو گئے۔ تو ان کے بھائی نے اپنے ایک دوست کے ساتھ مل کے ان کے قتل کا منصوبہ بنایا۔ ابراہیم صاحب کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ان کا بڑا بھائی اور اس کا دوست کوئی گڑھا کھود کر اس میں کچھ ڈال رہے ہیں ۔خواب کے تین دن بعد ہی ان کے بڑے بھائی کا دوست اچانک بیمار ہوا اور اس کی موت ہو گئی۔ اس پر ان کے بھائی نے کہنا شروع کر دیا کہ اس نے کوئی جادو ٹونہ کر دیا ہے میرے دوست کو۔ کچھ عرصہ بعد یہ کہتے ہیں کہ میں نے پھر ایک خواب دیکھی کہ ان کا بھائی ایک درخت کے ساتھ لگ کر خود کو ماپ رہا ہے۔ اس علاقے میں یہ رواج ہے کہ جب کوئی فوت ہو جاتا ہے تو اس کی قبر کھودنے کے لئے ایک درخت کے تنے کی چھال کے ساتھ میت کو ماپا جاتا ہے تا کہ قبر اس کے سائز کے مطابق بنائی جائے۔ کہتے ہیں کچھ دن کے بعد بڑے بھائی کی حاملہ بیوی بیمار ہوئی اور دو دن کے اندر فوت ہو گئی۔ ان کے بھائی نے مشہور کر دیا کہ یہ جادو ٹونہ کرنے والا شخص ہے اور وہاں کے مقامی چیف کو شکایت کی اور مدد کے لئے کہا۔ اس نے کچھ پیسے مانگے کہ یہ لے کر آؤ میں اس کا علاج کرتا ہوں۔ ان کے بھائی نے رقم ادا کر دی۔ چیف نے ابراہیم صاحب کو بلایا اور بڑے غصے میں کہا کہ یہ تم نے کیا تماشا بنایا ہوا ہے؟ یہ نیا مذہب اختیار کیا ہے۔ اس کو فوراً چھوڑو اور توبہ کرو ورنہ کل کا سورج نہیں تم دیکھ سکو گے۔ ابراہیم صاحب کہنے لگے کہ مذہب تو میں نے سچ سمجھ کر قبول کیا

ہے اس کو تو میں چھوڑ نہیں سکتا اور رہی بات مرنے کی تو زندگی موت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اس پر چیف نے کہا کہ اس علاقے کا خدا میں ہوں میں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تم لوگ یہ اچھی طرح جانتے ہو کہ میں کیا فیصلہ کرنے لگا ہوں اور جس کو میں یہ کہہ دوں کہ وہ کل تک مر جائے گا تو وہ ضرور مرتا ہے۔ ابراہیم صاحب نے کہا کہ ٹھیک ہے تم اپنے روایتی لوگوں کو کہتے ہو گے لیکن میں اس بارے میں تمہیں کچھ نہیں کہتا۔ مگر دین نہیں چھوڑوں گا کیونکہ حقیقت یہی ہے اور سچا اسلام یہی ہے۔ اس پر اس کو مزید غصہ آیا۔ اس نے کہا کہ ان کو کمرے میں بند کر دو۔ ابراہیم صاحب نے ان لوگوں کو کہا کہ تم میرے بیچ میں نہ پڑو اور اس معاملے کو چھوڑ دو۔ خیر یہ لوگ لالچی ہوتے ہیں، کچھ رقم لے کے انہوں نے ان کو چھوڑ دیا۔ اگلے دن اطلاع ملی کہ اس کو چیف کو فالج ہو گیا اور وہ ملنے جلنے کے قابل نہیں رہا اور دو دن بعد ہی وہ فوت ہو گیا۔ یہ دیکھ کر ان کے بڑے بھائی جو ان کے مخالف تھے انہوں نے خاندان والوں سے کہا کہ ہماری صلح کرا دیں۔ انہوں نے کہا میری تو کسی سے لڑائی تھی ہی نہیں۔ ہم تو ایسے ہی صلح جو ہیں اور اسلام کا حقیقی پیغام بھی یہی ہے۔ اس نشان کا اس علاقے میں بہت اثر ہوا اور بڑا چرچا ہوا اور احمدیت کی سچائی ثابت ہوئی۔ تو یہ چیزیں ہیں جو آج بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں ثابت ہو رہی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

دیکھو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ہزاروں نشان میری تصدیق کے ظاہر ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں اور آئندہ بھی ہوں گے۔ یہ نہیں کہ بند ہو گئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ آئندہ ہوں گے۔ اگر یہ انسان کا منصوبہ ہوتا تو اس قدر تائید و نصرت اس کی ہرگز نہ ہوتی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہی منصوبہ ہے جس کی وجہ سے تائید ہو رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بعض لوگوں کے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہ ہم اسلام کی تعلیم پر جو عمل کر رہے ہیں۔ پہلے ہی اتنے فرقے ہیں تو پھر ایک نیا فرقہ بنانے کی کیا ضرورت ہے اور آپ کی جماعت میں شامل ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ آپ فرماتے ہیں کہ وہ اس طرح پر دھوکہ دیتے ہیں اور کچھ تعجب نہیں کہ بعض لوگ جو ناواقف ہوتے ہیں ایسی باتوں کو سن کر دھوکہ کھا جاویں۔ آپ فرماتے ہیں کہ یاد رکھو کہ ایسی باتیں کم سمجھی اور معرفت کے نہ ہونے کے نتیجہ میں ہیں۔ میرا اپنا کام نہیں ہے۔ میں نے تو یہ سلسلہ قائم نہیں کیا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے۔ کیونکہ ایمانی حالت کمزور ہوتے ہوتے یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ ایمانی قوت بالکل ہی معدوم ہو گئی ہے اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ حقیقی ایمان کی روح پھونکے جو اس سلسلہ کے ذریعہ سے اس نے چاہا ہے ایسی صورت میں ان لوگوں کا اعتراض بیجا اور بیہودہ ہے۔ پس بیشک ظاہری عمل تو مسلمان کرتے ہیں لیکن روح ان میں نہیں ہے تقویٰ نہیں ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اگر مسلمان کہلانے والوں کے اعمال اعمال صالحہ ہیں تو پھر ان کے پاک نتائج کیوں نہیں پیدا ہوتے۔

اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ مسیح موعود کی آمد کا مقصد اندرونی اور بیرونی فتنوں اور حملوں سے اسلام کو محفوظ کرنا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی بات کی خبر دی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانے کے واسطے خبر دی تھی کہ اس وقت دو رنگ کے فتنے ہوں گے۔ ایک اندرونی دوسرا بیرونی۔ اندرونی فتنہ یہ ہوگا کہ مسلمان سچی ہدایت پر قائم نہیں رہیں گے اور شیطانی عمل دخل کے نیچے آ جائیں گے۔ اور بیرونی فتنہ یہ ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات پہ افترا کئے جائیں گے اور یہ بھی آجکل بہت بڑھ کر ہو رہا ہے اور ہر قسم کے دل آزار حملوں سے اسلام کی توہین اور تخریب کی کوشش کی جاوے گی۔ مسیح کی خدائی کو منوانے کے لئے اور اس کی صلیبی لعنت پر ایمان لانے کے واسطے ہر ایک قسم کے حیلے اور تدابیر عمل میں لائی جاویں گی۔

حضور انور نے فرمایا: پس ہم نے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے ہمارے اللہ تعالیٰ سے تعلق اور تقویٰ کے معیار دوسرے مسلمانوں سے بلند ہونے چاہئیں۔ ہماری عملی حالت دوسروں سے بہتر ہونی چاہئے۔ ہمارے عمل ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق اور صالح ہونے چاہئیں۔

فرمایا عمل صالح کیا چیز ہے؟ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی رکھا ہے۔ عمل صالح اسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرہ بھی فساد نہ ہو۔ یاد رکھو کہ انسان کے عمل پر ہمیشہ چور پڑا کرتے ہیں۔ وہ چور کیا ہیں؟ وہ ہیں، ریاء کاری، عجب، عجب یہ ہے کہ وہ عمل کر کے اپنے نفس میں خوش ہوتا ہے۔ اور قسم قسم کی بدکاریاں اور گناہ جو اس سے صادر ہوتے ہیں ان سے اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔ فرمایا کہ عمل صالح وہ ہے جس میں ظلم عجب ریاء تکبر اور حقوق انسانی کے تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو۔ جیسے آخرت میں انسان عمل صالح سے بچتا ہے ویسے ہی دنیا میں بھی بچتا ہے یعنی آخرت

میں بھی نیک اعمال کی وجہ سے بچاؤ کا سامان ہوگا اچھے نیک عمل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ راضی ہوگا اور انعامات سے نوازے گا اسی طرح دنیا میں بھی اگر نیک عمل ہوں گے تو بہت سی دنیاوی پریشانیوں اور تکلیفوں سے انسان بچ جاتا ہے۔ اگر ایک آدمی بھی گھر بھر میں عمل صالح والا ہو تو سب گھر بچا رہتا ہے۔ اب اس وقت تم نے توبہ کی ہے اب آئندہ خدا تعالیٰ دیکھنا چاہتا ہے کہ اس توبہ سے اپنے آپ کو تم نے کتنا صاف کیا۔ ہمیشہ استغفار کرتے رہنا چاہئے کہ انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو خواہ باطن کا خواہ اسے علم ہو یا نہ ہو اور ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور ناک اور کان اور آنکھ اور سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے۔ اس لئے استغفار کرو تا کہ جسم کا ہر حصہ گناہوں سے بچا رہے۔ فرمایا آجکل آدم علیہ السلام کی دعا پڑھنی چاہئے اور وہ کیا دعا ہے کہ: ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین۔ یہ دعا اول ہی سے قبول ہو چکی ہے۔ غفلت سے زندگی بسر مت کرو جو شخص غفلت سے زندگی نہیں گزارتا، ہرگز امید نہیں کہ وہ کسی فوق الطاقت بلا میں مبتلا ہو۔ فرمایا کہ کوئی بلا بغیر اذن کے نہیں آتی جیسے مجھے یہ دعا الہام ہوئی کہ: رب کل شیء خادمك رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی۔ فرماتے ہیں کہ ہمارا ایمان ہے کہ سب اس کے ہاتھ میں ہے۔ خواہ اسباب سے کرے خواہ بلا اسباب۔ اللہ تعالیٰ کوئی ذریعہ بناتا ہے یا نہیں بناتا۔ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں سب کچھ ہے۔ اس لئے یہ دعا پڑھنی چاہئے اور ان دونوں دعاؤں کی طرف توجہ دیں اور سمجھیں۔

پس ہم میں سے ہر احمدی کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ اگر ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے تو کیا اس ماننے اور بیعت کا حق ادا کرنے والے بھی ہیں؟ اکثر میرے جائزے میں یہ بات سامنے آتی ہے کہ ہم میں سے کئی ایسے ہیں جو نمازیں بھی پوری طرح ادا نہیں کرتے۔ نمازوں کی طرف توجہ ہی نہیں ہے۔ استغفار کی طرف تو بالکل توجہ نہیں بعضوں کی۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں۔ اگر یہ حالت ہے تو ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ ہم اعمال صالحہ بجالانے والے ہیں۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہیں۔ دوسرے نہ مان کر گناہگار ہو رہے ہیں اور ہم مان کر پھر اپنے اندر تبدیلی پیدا نہ کر کے، ایک عہد کر کے پھر اسے پورا نہ کرنے کی وجہ سے گناہگار ہو رہے ہیں۔ پس بڑی فکر سے ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم صرف رسمی طور پر یوم مسیح موعود منانے والے نہ ہوں بلکہ مسیح موعود کو قبول کرنے کا حق ادا کرنے والے ہوں اور ہر قسم کے اندرونی اور بیرونی فتنوں سے بچنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں اپنی پناہ میں رکھے اور ہر بلا اور ہر مشکل سے بچائے۔

حضور انور نے فرمایا: آج ایک خوشی کی خبر بھی ہے کہ اخبار الحکم جو قادیان سے نکلا کرتا تھا، آج انگریزی زبان اس کا یہاں سے اجراء ہو رہا ہے۔ پرنٹ میں تو تھوڑا آئے گا لیکن انٹرنیٹ پہ available ہوگا اور خطبہ کے فوراً بعد یہ دستیاب ہو جائے گا، www.alhakam.org ویب سائیٹ پر۔ اسی طرح موبائل فون اور ٹیبلٹس وغیرہ کے لئے Al-Hakam نام سے ایپ بھی دستیاب ہوگا جسے ڈاؤن لوڈ کر کے اس پر اخبار کو باسہولت پڑھ سکیں گے۔ اس دفعہ کا یہ شمارا یوم مسیح موعود کے حوالے سے خصوصی شمارہ ہے اور آئندہ ہر جمعہ کے روز تازہ شمارہ اپ لوڈ ہو جایا کرے گا۔ بہرحال اس سے لوگ استفادہ کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اب اس دفعہ کا اس کا اجرا ہمیشہ جاری رہنے والا ہو اور کیونکہ یہ انگریزی زبان میں ہوگا اس لئے انگریزی دان طبقہ کو اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہئے۔

☆☆☆خطبہ ثانیہ☆☆☆

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 23 March 2018

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB